



سلسلہ نمبر 2
(حصہ اول)

تَحْفِظِ خْتَمِ نَبُوِّتِ کاکام کرنے کی اہمیت

حضرت محمد یوسف لدھیانوی شہید

(اردو)
مرکز سیراجیہ
5877456

www.endofprophethood.com
markazsirajia@hotmail.com

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و سلم کو آخری پیغمبر بنا کر بھیجا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر آخری کتاب قرآن مجید نازل کی اور اسلام کے بارے میں فرمایا "آج میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی اور تمہارے لیے دین اسلام کو ہی پسند فرمایا (سورۃ مائدہ آیت 3)" حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت سے متعلق اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرماتے ہیں:

"مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ ذَٰلِكَمُ وَلَٰكِنْ رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۗ وَخَاتَمَ اللَّهُ بِمُحَمَّدٍ خَاتَمَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ" ترجمہ: "میں نہیں ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی مرد کے باپ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ کے رسول اور تمام انبیاء کے ختم کرنے والے ہیں۔ اور ہے اللہ ہر نبی کا پائے والا (سورۃ احزاب آیت 40)"

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے پر ایک سو آیات واضح طور پر دلالت کرتی ہیں اور دوسو احادیث مبارکہ واضح طور پر تشریح کے ساتھ مسئلہ ختم نبوت پر دلالت کر رہی ہیں۔ مسئلہ ختم نبوت پر اتنی زیادہ وضاحت سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ پاک اس مسئلہ میں کس قدر حساس ہیں۔ مسئلہ ختم نبوت دین اسلام کا واحد بنیادی مسئلہ ہے دین کے باقی تمام مسائل اس مسئلہ کے گرد گھومتے ہیں۔ کلمہ طیبہ کی روح مسئلہ ختم نبوت ہے۔ کلمہ طیبہ کا دل مسئلہ ختم نبوت ہے۔ اگر کلمہ طیبہ میں سے مسئلہ ختم نبوت نکال دیا جائے تو دین اسلام کی حیثیت ایسی ہو جاتی ہے جیسے کئی ہوئی شادک والا جسم یا ایسا جسم جس میں دل و حوض کتابتہ کر دے۔ مسئلہ ختم نبوت پر اتنی زیادہ آیات مبارکہ اور احادیث مبارکہ بیان کرنے کی ضرورت اس لیے بھی تھی کہ جو نے کذاب، بدعتی نبوت اور ان کے ساتھ جانے والے مرتدین و ذنوبین ہر دور میں پیدا ہونے کی پیشین گوئی موجود ہے۔ انہی مرتدین اور ان کا مقابلہ کرنے والوں کے بارے میں اللہ پاک کا ارشاد ہے کہ:

"يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يُّوَدِّعِيْكُمْ عَنْ ذٰلِكُمْ فَمَنْ يٰۤاَيُّهَا اللّٰهُ يَفْوَمٌ بٰعِيْهِمْ وَيَجْعَلُوْنَ اٰوَدِيَةً عَلٰى السُّوْبِيْنَ اَجْرًا عَلٰى الْكَافِرِيْنَ. يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ هِيَ سَبِيْلُ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ اٰلِمِيْنِ ۗ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ" (سورۃ الصفہ آیت 15)

ترجمہ: اے ایمان والو! جو شخص تم میں سے ہے جو اپنے دین سے ہٹ جائے تو اللہ تعالیٰ بہت جلد اس کی قوم پیدا کرے گا جس سے اللہ تعالیٰ کج صحبت ہوگی اور ان کو اللہ تعالیٰ سے محبت ہوگی۔ مہربان ہو گئے وہ مسلمانوں پر اور تیز ہو گئے کافروں پر۔ جہاد کرتے ہو گئے اللہ کی راہ میں اور وہ لوگ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا اندر نہ ڈریں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کو چاہیں عطا فرمائیں اور اللہ تعالیٰ بڑے وسعت والے ہیں بڑے علم والے ہیں۔ اس آیت شریف میں اللہ تعالیٰ نے ایک پیشین گوئی فرمائی ہے اور پیشین گوئی ہے اس امت کے اندر فتنہ ارتداد کے ظاہر ہونے کی اور صرف پیشین گوئی ہی نہیں فرمائی بلکہ حق تعالیٰ شانہ نے ان مرتدین کے مقابلہ میں ایک جماعت کو لانے کا وعدہ بھی کیا ہے۔ ایک پیشین گوئی ہے مرتدوں کے ظاہر ہونے کی کہ اس امت میں مرتدین ظاہر ہوں گے اور دوسری پیشین گوئی ہے ان مرتدین کی سرکوبی کے لئے کہ ان کے مقابلے کے لئے اللہ تعالیٰ ایک جماعت کو کھڑا کرے گا اور اس کے اوصاف بیان فرماتے ہوئے حق تعالیٰ شانہ نے چھ صفیں ذکر فرمائیں۔

نمبر ایک "یحیہم" اللہ تعالیٰ ان سے محبت فرماتے ہو گئے وہ اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے ہو گئے۔ دوسری صفت یہ ذکر کی "و یحیونہ" کہ وہ لوگ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو گئے اللہ تعالیٰ کی محبت اور عاشق ہو گئے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی محبوبیت کا تمغہ پہلے دیا اور محبت کا بعد میں دیا۔ محبوب پہلے نمبر پر اور محبت بعد میں باقی ہر جگہ ہر مقام پر محبت کو پہلے نمبر پر اور محبوب کو دوسرے نمبر پر رکھا ہے یہ سعادت اور بلند درجہ صرف مرتدین کا مقابلہ کرنے والوں کے لئے ہے۔ تیسری صفت ذکر کی کہ "اذلہ علی السومنین" مومنوں کے مقابلے میں مرتدین کو کم کر دیا اور حقیر بن کر دیا ہے ان کے مطلب یہ ہے کہ اوپر ہونے کے باوجود مومنوں کے سامنے سر جھکا کر دیا ہے ان کی تواضع کا یہ عالم ہو گا کہ سب کچھ موجود ہونے کے باوجود اپنے علم و فضل کے باوجود اپنی عبودیت اور محبت کے باوجود ادنیٰ سے ادنیٰ مسلمان کے سامنے بھی نیچا ہو کر دیا ہے اور اپنے آپ کو اونچا نہیں لگے گا۔ چوتھی صفت یہ کہ "اعزۃ علی الکافرین کافروں کے مقابلے میں معزز اور بلند ہو کر دیا ہے ان کا مرتبہ نیچا کریں گے۔ پانچویں صفت یہ کہ "یحیہونہ فی سبیل اللہ" وہ اللہ کے راستے میں جہاد کریں گے جہاد ہو گئے اور جہاد بھی "المجاہد فی سبیل اللہ"۔ سر یکھ جہاد تین قسم کا ہوتا ہے اول جہاد مال کے ساتھ ہوتا ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مالی قربانیوں کے ریکارڈ پیش کئے وہ رقم اور زبان کے ساتھ جہاد کرنا اور کبھی بھی باطل کے ساتھ مصالحت نہ کرنا اور سوہم ضرورت ہوتی بارگاہِ عالمی میں نذرانہ سر پیش کر دینا اور چھٹی صفت یہ کہ "ولا یخالفون لومۃ لائم" وہ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا نہیں کریں گے چاہے کوئی سر پہرا کہے کوئی مذہبی جتونی کہے اور کوئی سیاسی اغراض و مقاصد کا طعن دے جس کے مزے میں جڑ آئے کہے۔ آخر میں فرمایا "ظالک یغضل اللہ" یہ اللہ کا فضل ہے "یوحیہ من یشاء" وہ یہ فضل مہیا فرماتا ہے جس کو چاہتا ہے یہ ہر ایک کو نہیں ملتا یہ دولت عظمیٰ اللہ پاک کسی کسی کو نصیب فرماتے ہیں "واللہ واسع علیم" اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والا ہے اور اس کے لئے عطا کرنا مشکل نہیں اور ساتھ ساتھ عظیم ہے۔ وہ جانتا ہے کہ کس کو کونسی چیز دی جائے یہ خلاصہ ہے اس آیت کا۔

جس وقت یہ آیت شریفہ: "منا ایضا النزمین آمنو من یوقد منکم عن شہدہ فسوف یاتی اللہ بقوم یحیہم ویحیونہ" نازل ہوئی، اس وقت بھی کسی کو مظلوم نہ تھا کہ یہ فضیلت کس کے ہاتھ میں ہے اور یہ سعادت کس کے حصے میں آنے والی ہے؟ یہ جان کس کے سر پر سمایا جائے گا اور محبت اور عبودیت کا شاعرانہ تمغہ کس کو عطا کیا جائے گا؟ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد فقہانہ ادب پھیلا۔ لوگ مرتد ہوئے انہی مرتدوں میں جھوٹے دعویٰان نبوت بھی تھے اور ان جھوٹے دعویٰان نبوت میں سرفروست سبیلہ کذاب تھا۔ نہاد اور عیاض کا علاقہ سبیلہ کذاب کے قبضے میں تھا۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ نے جان و تخت ختم نبوت پر ڈاکر زنی کو برداشت نہ کیا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ صدیقؓ تو زعمہ ہو اور اس کے آقا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سند نبوت پر کوئی بد طینت چلنے کی ناپاک جہارت کرے۔ صحابہ کرامؓ کا سب سے پہلا اجماع بھی اس موقع پر ہوا کہ "مذہبی نبوت اور اس کے ساتھیوں کو جنہم داخل کرنا ہی غلط ہے خداوندی ہے" حضرت صدیق اکبرؓ نے پہلا ٹھکر کر دینا اور عیاض کی قیادت میں روانہ کیا

اور بعد میں شرنبل میں حسنہ کو بھیجا جب دونوں لشکروں کو شکست کا سامنا کرنا پڑا تو صدیق اکبرؑ نے ان کی مدد کے لیے سیف اللہ خالد بن ولیدؓ کے لشکر کو روانہ کیا حضرت عمرؓ کے مشورے سے صحابہ بدر کو بھی شریک کیا گیا حالانکہ صدیق اکبرؓ کی پالیسی تھی کہ جنگوں میں اہل بدر کو شامل نہ کیا جائے۔ نو جوانوں کی کثیر تعداد، حفاظ قرآن، مشرین، صحہ شین اور بڑے بڑے صحابہ کرامؓ کی کثیر تعداد بھی شامل ہوئی زبردست جنگ ہوئی پلا خراٹھ پاک نے مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی مسیلہ کذاب کے چالیس ہزار لشکر میں سے ستائیس ہزار سپاہی میدان جنگ میں مارے گئے اور ان کے ساتھ مسیلہ کذاب بھی جہنم داخل ہو جاتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی توحید کو پھیلانے، شرک و کفر کو مٹانے اور اسلام کی تبلیغ کے لئے جتنی لڑائیاں اور جنگیں ہوئیں، ان سب میں شہید ہونے والے صحابہ کرامؓ کی تعداد تقریباً دو سو اسی کے لگ بھگ ہے۔ جبکہ زمانہ خلافت سیدنا صدیق اکبرؓ میں جھوٹے مدعی نبوت مسیلہ کذاب اور اس کے ہم خیال منکرین شتم نبوت کی سرکوبی اور عقیدہ شتم نبوت کے تحفظ کے لئے لڑی گئی صرف ایک جنگ میں مرتبہ شہادت سے سرفراز ہونے والے صحابہ کرامؓ کی تعداد بارہ سو سے زیادہ ہے۔ جن میں سات سو شہداء، حفاظ قرآن کریم اور پدری صحابہ کرامؓ تھے۔ اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ صحابہ کرام کو پورے اسلام کے دفاع کے لئے اتنی قربانی نہیں دینی پڑی جتنی صرف عقیدہ شتم نبوت کے تحفظ کے لئے دینی پڑی۔

اس آیت کریمہ کا سب سے پہلا مصداق حضرت ابوبکر صدیقؓ اور ان کی جماعت کے حضرات تھے جنہوں نے مسیلہ کذاب اور اس کے ساتھیوں کا مقابلہ کیا اور اللہ پاک نے جو حکم چھ منات ان کی ذات میں جمع کر دی تھیں۔ آئندہ زمانوں میں ارتداد کے نئے ظاہر ہوتے رہیں گے اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدے اور اپنی اس پیشین گوئی کے مطابق ان مرتدین کے مقابلے میں ایک قوم کو لاتار ہے گا جن کے پیٹھوں اور امام حضرت ابوبکر صدیقؓ ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی سرپرستی میں چلنے والی اس جماعت کے دور حاضر کے ممبران وہ ہیں جو ان مرتدوں اور زندقوں کا مقابلہ کرتے ہیں۔

یہ قادیانوں سے مقابلہ کرنا قرآن کریم کی اس آیت کی رو سے ان چھ اعلیٰ کے ملنے کی سند اور حثیت ہے جو شخص چاہے افسر ہو یا عام آدمی ہو، تاجر ہو یا مزدور ہو، وکیل ہو یا ملاں ہو، مولوی ہو یا مسٹر ہو جو شخص بھی اس آیت کا مصداق بننا چاہتا ہے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی معیت میں اور ان کی اقتداء میں اس آیت کے تحت میں داخل ہونا چاہتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ اس زمانے میں وہ مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت اور اس کی ذریت (قادیانوں) کا مقابلہ کرے۔ اس جھٹکی سرکوبی کے لئے کوشش کرنا ہر مسلمان کا اولین ایمانی فریضہ ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے حصول کا جتنی ذریعہ ہے۔

گلی نمبر ۴، اکرم پارک غالب مارکیٹ
گلبگر III لاہور فون: 5877456

مرکز سیراجیہ
ڈسٹ